جناب حافظ نذر احمد

جدید درسگاہوں میں دینیات کی تعلیم

پاکستان میں ایسے دینی مدارس کافی تعداد میں ہیں جہاں صرف دینیات کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ان کے علاوہ جدید قسم کے اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں بھی دینی علوم کی تعلیم کا انتظام ہے اور اسلامیات کے شعبے قائم کیے گئے ہیں۔ اس مقالے میں موجودہ نظام تعلیم اور نصاب تعلیم میں سے صرف دینیات اور اسلامیات کے حصے پر اظہار خیال کیا گیا ہے اور پرائمری اور مڈل سے لے کر ایم۔ اے اسلامیات تک تفصیل بیان کی گئی ہے تاکہ ایک واضح تصویر سامنے آجائے۔

دینیات کے موجودہ نصاب کو پیش کرنے سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اختصار کے ساتھ اس صورت حال کا جائزہ لے لیں جو قیام پاکستان سے قبل تھی۔

غیر ملکی اقتدار کے تاریک دور میں دین اور دینیات کا سرکاری نظام میں کوئی عمل دخل نہ تھا۔ نیک دل والدین اپنے بچوں کو گھر پر کلمہ درود اور نماز وغیرہ سکھا دیتے۔ یا قریب کی مسجد میں کچھ وقت کے لیے بچوں کو بھیج دیتے۔ کچھ بچے محلہ کی کسی بڑی بوڑھی خاتون کے پاس جا کر قرآن شریف ناظرہ پڑھ لیتے اور دینی مسائل سیکھ آتے۔

پرائمری تعلیم جب تک کامل طور پر بلدیات کی تحویل میں نہیں آگئی تھی، کچھ پرائمری سکول مسلمانوں کے اپنے بھی تھے۔ ان اسلامیہ پرائمری سکولوں میں دینیات کے دو چار مختصر رسائل پڑھا دیے جاتے تھے۔ مثلاً مفتی کفایت اللہ دہلوی کے رسائل تعلیم الاسلام۔ مولانا عماد الدین انصاری کا سلسلہ گلدستہ تعلیم الاسلام۔ انجمن حمایت اسلام کے رسائل دینیات۔ یا اس قسم کے کچھ اور مختصر رسالے۔ جب تمام پرائمری سکول سرکاری ہو گئے تو یہ سلسلہ بھی پوری طرح قائم نہ رہ سکا۔

آزادی سے قبل ہائی سکولوں میں دینیات کی تدریس کے لیے کوئی قابل ذکر اور موثر صورت نہ تھی۔ حتیٰ کہ اسلامیہ ہائی سکولوں میں بھی عربی، فارسی کی تدریس کو ہی کافی سمجھا جاتا۔ دینیات کا پیریڈ اگر

نظام الاوقات میں ہوتا بھی تو عملاً اس وقت انگریزی یا حساب پڑھایا جاتا۔ یا پی ٹی کرائی جاتی۔

مغربی پاکستان کے اس خطہ میں اول تو مسلمانوں کے کالج تھے ہی کتنے اور جو تھے بھی ان میں دینیات کی صورت یہ تھی کہ ہفتہ میں دو ایک پیرڈ ہوتے۔ ان میں زبانی لیکچر ہو جاتا۔ نہ باقاعدہ کتاب، نہ امتحان، نہ اس مضمون میں پاس ہونا ضروری۔ اس صورت میں طلبہ پر اس کا اثر معلوم۔

قیامِ پاکستان کے بعد

قیام پاکستان کے بعد دو ایک سال تو مہاجرین کی آبادکاری اور ملکی نظم و نسق کے ڈھانچہ کو درست کرنے میں بیت گئے۔ تعلیم کے مسئلہ پر قرار واقعی توجہ نہ دی جا سکی۔ ان حالات میں ایسا ہونا ایک قدرتی امر بھی تھا۔

۱۹۵۰ میں پنجاب یونیورسٹی نے ایف۔ اے اور بی۔ اے میں اسلامیات اختیاری مضمون کے نام سے ۵۰ نمبر کا ایک زائد پرچہ شامل کیا۔ اس میں کامیاب یا ناکام ہونے کا اثر تو طالب علم پر کچھ نہ پڑتا البتہ کامیابی کی صورت میں ڈویژن میں نمبر ضرور شامل ہو جاتے۔

دو چار سال کے بعد اسلامیات اختیاری مضمون کے ساتھ اسلامیات انتخابی مضمون بھی شروع کیا گیا۔ اس میں دو سو نمبر کے دو پرچے ہوتے۔ جو طالب علم چاہتا یہ مضمون لے لیتا۔ جب پشاور، کراچی اور حیدرآباد ثانوی بورڈ اور یونیورسٹیاں معرض وجود میں آئیں تو انھوں نے بھی اسلامیات زائد اختیاری اور اسلامیات انتخابی کی یہی صورت اختیار کر لی۔

۱۹۶۲ میں نصاب بدلا تو ہر ثانوی بورڈ نے اسلامیات کا اختیاری مضمون ایف۔ اے کے نصاب سے خارج کر دیا۔

ایف۔ اے کے نصاب سے اسلامیات اختیاری مضمون خارج کرنے کا نقصان یہ ہوا کہ ایف۔ ایس سی (سائنس) کے طلبا اسلامیات کے مضمون سے بالکل محروم ہو گئے ہیں جب کہ ہمارے ڈاکٹروں اور انجینئروں کو بھی اسلام اور اسلامی تعلیم کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی دوسرے طبقات کو۔

ایم۔ اے اسلامیات کی تدریس پنجاب یونیورسٹی نے ۱۹۵۰ میں شروع کی۔ پہلا امتحان ۱۹۵۲ میں ہوا۔ مغربی پاکستان میں جب دوسری یونیورسٹیاں قائم ہوئیں تو انھوں نے بھی دوسرے مضامین

کے ساتھ مختلف ناموں سے ایم۔ اے اسلامیات کی کلاسز شروع کر دیں جن کے نتائج بالعموم حوصلہ افزا رہے۔

پرائمری اور مڈل کی سطح پر دینیات کا مضمون ۱۹۵۱ میں شامل نصاب کیا گیا۔ لیکن مڈل (وفاقی) کے امتحان میں ایک عجیب مضحکہ خیز صورت تھی۔ دینیات کی ۸۰ یا ۹۰ صفحہ کی کتاب پڑھائی تو جاتی اور اس کا امتحان بھی لیا جاتا۔ لیکن نہ اس کے نمبر گنتے۔ نہ سند میں ان کا اندراج ہوتا۔ نہ اس مضمون میں پاس ہونا ضروری ہوتا۔ خدا خدا کر کے صورت حال درست ہوئی اور مڈل میں دینیات کو لازمی مضمون کی حیثیت حاصل ہو گئی۔

ابھی ایک اور غیر منطقی کیفیت موجود تھی اور وہ دس سال موجود رہی۔ مڈل میں اسلامیات لازمی تھی اور ایف۔ اے، بی۔ اے میں انتخابی۔ لیکن نویں دسویں جماعتوں کے لیے اسلامیات کا کوئی نصاب سرے سے موجود نہ تھا۔

۱۹۶۱ میں پہلی بار نویں دسویں جماعتوں کے لیے اسلامیات بطور ایک اختیاری مضمون نصاب میں شامل ہوئی کہ جو طالب علم چاہے اسے اپنے لیے انتخاب کرے۔

۱۹۶۶ میں وزارت تعلیم مغربی پاکستان نے میٹرک کے ہر مسلمان طالب علم کے لیے اسلامیات لازمی قرار دے دی جس کا پہلا امتحان ۱۹۶۸ میں ہوگا۔ اس طرح قیام پاکستان کے بیس سال بعد میٹرک تک اسلامیات لازمی ہو گئی۔ اب ایف۔ اے اور بی۔ اے میں اسلامیات کب تک لازمی ہوتی ہے اس کا فیصلہ ہمارے جواں سال نیک دل وزیر تعلیم کو کرنا ہے۔ یہ مسئلہ اتنا مشکل نہیں صرف جرأت رندانہ کی ضرورت ہے۔ کراچی یونیورسٹی میں برسوں پہلے سے اسلامیات کا ایک پرچہ ہر امتحان میں لازمی چلا آرہا ہے۔

موجودہ نصاب اسلامیات

اب ہم مختلف مراحل اور جماعتوں کے لیے اسلامیات کے مروجہ نصاب اختصار کے ساتھ نقل کرتے ہیں تاکہ حال کے آئینہ میں مستقبل کا صحیح نقشہ مرتب ہو سکے۔

نصاب پرائمری کلاسز

پرائمری کلاسز کا موجودہ نصاب ۱۹۶۲ میں کل مغربی پاکستان کی سطح پر مرتب ہوا۔ لیکن مختلف

علاقوں کے لیے اسلامیات کی کتابیں جدا جدا لکھائی گئیں۔

جماعت اول و دوم

ابتدائی دونوں جماعتوں کے لیے کوئی کتاب نہیں۔ البتہ ابتدائی مدارس کے مڈل اور میٹرک پاس اساتذہ کی رہنمائی کے لیے ایک خاکہ مرتب کر دیا گیا ہے اور یہ تصور کر لیا گیا ہے کہ وہ غریب خود ہی کچھ پڑھا دیا کریں گے۔

جماعت سوم

تیسری جماعت کے لیے ابتدا میں دینیات کی کتاب ہوا کرتی تھی۔ اب کوئی نہیں۔ صرف عربی کے قرآنی قاعدہ کی تدریس کو کافی سمجھا گیا ہے۔

	قرآن مجید	عقائد اسلام	عبادات	اخلاق اسلامی	سیرۃ النبی ؐ
جماعت چہارم	ناظرہ پارہ عم	توحید۔ رسالت	نماز جمعہ۔ عیدین	چار اخلاقی سبق	چند صفحات
	حفظ پانچ سورتیں	آخرت	روزہ۔ زکوٰۃ		
جماعت پنجم	ناظرہ پارہ اول	عقائد	نماز جنازہ۔ حج۔ فرض	چند اخلاقی سبق	؍
	حفظ پانچ سورتیں		سنت۔ نفل۔ دعائے قنوت		

بعد میں ناظرہ قرآن شریف کا نصاب بڑھا دیا گیا ہے۔ لیکن مکمل ناظرہ قرآن خوانی کا اہتمام اب بھی نہیں۔

ابتدائی جماعتوں کے نصاب دینیات میں اختصار پسندی انتہا کی ہے۔ پہلی دو جماعتوں کے لیے کوئی کتاب نہیں۔ تیسری جماعت میں صرف قرآنی قاعدہ ہے۔ چوتھی جماعت میں باقی مضامین کی ۵۹۸ صفحات کی کتابوں کے مقابل دینیات کا رسالہ صرف ۳۸ صفحہ کا ہے اور پانچویں میں دوسری کتب کے ۷۰۵ صفحات کے مقابل دینیات کے صرف ۴۸ صفحے ہیں۔ اس صورت حال کا جو اثر ننھے بچوں کے ذہن پر مرتب ہوتا ہوگا معلوم ہے۔

نصاب مڈل کلاسز

چھٹی سے آٹھویں جماعت تک کے لیے دینیات کا نصاب پورے مغربی پاکستان کے لیے ایک ہی ہے۔ لیکن کتابیں اس سطح پر بھی علاقائی بنیادوں پر لکھائی گئی ہیں۔ موجودہ نصاب ۱۹۶۲ء

رائج ہوا تھا۔

	قرآن مجید	سیرۃ النبیؐ	عقائد اسلام	عبادات	اسلامی آداب اخلاق
جماعت ششم	ناظرہ ۲½ پارے	مکی زندگی	صفاتِ الٰہی	توحید و رسالت	آدابِ مجلس۔ مکتب
	حفظ صرف نو آیتیں	(ہجرت تک)	(آیۃ الکرسی)	نماز کے اوقات و	مسجد۔ حقوق والدین
	ترجمہ صرف چار			شرائط	ہمسایہ
	مختصر آخری سورتیں			(ابتدائی مسائل)	
جماعت ہفتم	ترجمہ آخری کچھ مختصر	مدنی زندگی	ایمان مفصل	روزہ اور زکوٰۃ	اخلاق و اعمال
	سورتیں	(بعد ہجرت)		کے مسائل	سورۃ البقرہ آیت ۲۸۵-۲۸۶
جماعت ہشتم	ترجمہ سورۃ البقرہ	اخلاقِ نبویؐ	عقیدہ کی پختگی	حج کے مسائل	چار عنوان
	صرف چار آیات	۱۵ عنوان		فوائد ارکانِ اسلام	

مڈل کلاسز میں بھی دینیات کا نصاب بے حد مختصر ہے۔ تینوں جماعتوں میں کتابوں کی ضخامت یک صد صفحات کے قریب ہے جب کہ دوسرے چھ مضامین کی کتابیں بہت ضخیم ہیں۔ چھٹی، ساتویں اور آٹھویں جماعت کی دوسری کتب علی الترتیب ۱۰۵۲ و ۱۲۷۳ و ۱۵۹۰ صفحات پر مشتمل ہیں۔

کتابوں کی ضخامت سے زیادہ اہم مسئلہ دوسرے مضامین اور ان کی کتابوں کو اسلامی تعلیمات اور دینی اقدار سے ہم آہنگ بنانے کا ہے۔ اس کے بغیر فکر و نظر میں تبدیلی کیوں کر متوقع ہو سکتی ہے۔

نصاب میٹرک کلاسز

جماعت نہم و دہم میں اسلامیات کے نصاب کی دو صورتیں ہیں۔

(الف) اختیاری اسلامیات۔ یہ ۱۰۰ نمبر کا پرچہ ۱۹۶۲ سے رائج ہے۔ ہر طالب علم کو اختیار ہے کہ چاہے تو دوسرے مضامین کے ساتھ اسے انتخاب کر لے۔

(ب) لازمی اسلامیات۔ گذشتہ سال سے ہر مسلمان طالب علم کے لیے لازمی اسلامیات کے ایک پرچہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کا پہلا امتحان ۱۹۶۸ میں ہو گا۔

اسلامیات لازمی اور اسلامیات اختیاری کا نصاب ایک ہی ہے۔ دو سال ہو رہے ہیں ابھی تک

جداگانہ نصاب مرتب نہیں ہوا۔ صرف یہ کر دیا گیا ہے کہ اسلامیات اختیاری کی سابقہ کتاب کے کچھ صفحات لازمی مضمون کے نام سے جدا چھاپ دیے گئے ہیں۔

	القرآن	الحدیث	سیرۃ النبیؐ	خلفائے راشدین اہل بیت	اسلامی عقائد	اخلاق و اعمال	مسائل	مصطلحات اسلامی
اسلامیات اختیاری (میٹرک)	تیسویں پارہ کی آخری ۲۲ سورتیں	چالیس مختصر احادیث	سیرت نبویؐ	سیرت خلفائے راشدین و اہل بیت	۹ عنوان	۱۰ عنوان	۴	۶
اسلامیات لازمی (میٹرک)	آخری ۱۵ سورتیں	بیس مختصر احادیث	سیرت نبویؐ	×	۸	۵	۴	۵

لازمی اسلامیات کے نصاب میں امتیاز اور کمی کرنے کے خیال سے خلافت راشدہ کے باب کو شامل نہیں کیا گیا۔ یہ ایک تعلیمی مسئلہ تھا۔ لیکن ہمارے ہاں اس مسئلہ نے بھی سیاسی احتجاج کا رنگ اختیار کر لیا۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ہم علمی مسائل کو بھی علمی انداز میں سوچنے اور حل کرنے کے عادی نہیں رہے۔

نصاب ایف۔ اے

جیسا کہ ہم ابتدا میں بیان کر چکے ہیں ۱۹۶۲ کے بعد ایف۔ اے سے اسلامیات اختیاری کا مضمون ختم ہو گیا ہے۔ اب اسلامیات صرف انتخابی مضمون کے طور پر موجود ہے۔ صرف آرٹس کے طلبہ اس مضمون کا انتخاب کر سکتے ہیں۔

ثانوی تعلیمی بورڈ لاہور میں ایف۔ اے اسلامیات انتخابی کا نصاب حسب ذیل ہے:

(۱) پرچہ اوّل۔ تاریخ اسلام، ابتدائے اسلام سے خلافت عباسیہ تک۔ (یا) تہذیب اسلامی اور تاریخ اسلام ابتدا سے خلافت راشدہ تک۔

اس پرچہ کے اہم عنوان یہ ہیں:

(الف) اسلامی تمدن۔ اخلاق اسلامی۔ خاندان اور عائلی زندگی۔ مکتب و مسجد اسلامی معاشرہ میں۔

حقوق و فرائض - عالم اسلام -

(ب) سیرۃ النبیؐ

(ج) خلافت راشدہ

پرچہ دوم - (الف) تعارف قرآن - تشریح و تفسیر سورۃ البقرہ

(ب) تعارف حدیث - ترجمہ و تشریح اربعین نووی -

(ج) عربی گرامر (مختصر ضروری)

ثانوی تعلیمی بورڈ کراچی میں کم و بیش یہی نصاب ہے۔ لیکن پہلا پرچہ اس سے مختصر ہے۔

ثانوی تعلیمی بورڈ پشاور کا نصاب لاہور بورڈ کے مطابق ہے۔

ثانوی تعلیمی بورڈ حیدر آباد میں پہلے پرچہ کا نصاب کراچی بورڈ کے مطابق ہے لیکن دوسرے پرچہ میں مکمل سورۃ البقرہ کے چالیس رکوع کے بجائے صرف سات رکوع ہیں اور چالیس کے بجائے بیس احادیث ہیں۔

نصاب الیف۔ اے علوم اسلامی گروپ

پشاور یونیورسٹی نے اپنے قیام کے فوراً بعد ۱۹۵۴ میں الیف۔ اے میں آرٹس اور سائنس گروپ کے ساتھ ایک تھیالوجی (دینیات) گروپ بنایا اور اس کے نصاب کو مندرجہ ذیل نو پرچوں پر تقسیم کیا۔

پرچہ اول دوم —— انگریزی (آرٹس اور سائنس کے مطابق)

پرچہ سوم چہارم —— پہلا اور تیسواں پارہ ترجمہ و تفسیر۔ تعلیمات قرآن۔ قصص القرآن۔

پرچہ پنجم —— حدیث (مشکوٰۃ شریف۔ (کتاب الجنائز تک)

پرچہ ششم —— فقہ (قدوری۔ شرح وقایہ منتخب ابواب)

پرچہ ہفتم —— عربی (نظم و نثر) تاریخ اسلامی۔

پرچہ ہشتم —— عربی قواعد (صرف و نحو) ترجمہ عربی سے اردو میں۔

پرچہ نہم —— روزمرہ سائنس

اس وقت مغربی پاکستان کے ہر بورڈ میں الیف۔ اے علوم اسلامی گروپ کا نصاب موجود ہے۔ اس کے مضامین اور پرچوں کی صورت یہ ہے:

پرچہ اول۔ دوم ـــــ عربی (نثر۔ نظم۔ ترجمہ۔ قواعد)
پرچہ سوم۔ چہارم ـــــ فقہ و اصول فقہ۔ البقرہ (ترجمہ و تشریح)۔ حدیث (مشکوٰۃ شریف۔ منتخب ابواب)۔
پرچہ پنجم، ششم ـــــ تاریخ اسلام (عہد امیہ تک) تاریخ اسلام (خلافت عباسیہ) یا تہذیب اسلامی۔

نصاب بی۔اے

بی۔اے میں اسلامیات کی کیفیت ہر یونیورسٹی میں کم و بیش مختلف ہے۔

نصاب کراچی یونیورسٹی

کراچی یونیورسٹی میں بی۔اے کا امتحان دینے والے ہر طالب علم کے لیے انگریزی کی طرح اسلامیات لازمی ہے۔ اسلامیات لازمی کا یہ پرچہ سو نمبر کا ہوتا ہے اور اس کا نام "اسلامی نظریہ حیات" ہے جس میں کامیاب ہونا ہر طالب علم کے لیے ضروری ہے۔

اسلامیات لازمی کے اہم عنوان یہ ہیں:

اسلامی نظریۂ حیات کا تعارف

مذہب اور تمدن، مذاہب عالم، لادینی تحریکات

اسلامی فلسفۂ زندگی، اسلامی نظریہ حیات کی خصوصیات

اسلام کے بنیادی عقائد، اسلام کا تصور عبادت اور عبادات

اسلامی نظام زندگی۔

شریعت اسلامی کے مآخذ

تہذیب اخلاق۔ تدبیر منزل

اسلامی تعلیم، اسلامی معاشیات، اسلامی ریاست

امت مسلمہ کا نصب العین اور اسلامی تقاضے

اس لازمی اسلامیات کے علاوہ کراچی یونیورسٹی میں اسلامیات انتخابی کا مضمون بھی رائج ہے جس کے دو پرچے ہوتے ہیں۔ ہر طالب علم کو اسے اختیار کرنے کا حق ہے۔ نصاب حسب ذیل ہے:

پرچہ اول قرآن کریم وسیرت النبیؐ

تعارف قرآن

قرآن مجید آخری پارہ کی ۲۲ سورتیں سُنی طلبہ کے لیے

سورۃ الدہر۔ المرسلات اور الفیل سے آخر تک شیعہ طلبہ کے لیے

سیرۃ النبیؐ (سُنی اور شیعہ طلبہ کے لیے جدا جدا کتب)

پرچہ دوم حدیث وفقہ

تعارف حدیث

حدیث

(سنی طلبہ کے لیے ریاض الصالحین اور شیعہ طلبہ کے لیے جامع الاخبار)

مسائل فقہ۔ وضو، اذان، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج

(سنی طلبہ کے لیے ترجمہ کنز الدقائق اور ترجمہ شرح وقایہ اور شیعہ طلبہ کے لیے نافع ازلی)

نصاب پنجاب یونیورسٹی

پنجاب یونیورسٹی میں اسلامیات کی دو صورتیں ہیں۔ اسلامیات اختیاری اور اسلامیات انتخابی

(الف) اسلامیات اختیاری کا پرچہ پچاس نمبر کا ہوتا ہے۔ اس میں کامیابی یا ناکامی سے امتحان پر اثر نہیں پڑتا۔ لیکن کامیابی سے ڈویژن بہتر ہو جاتی ہے۔ اس پرچہ سے بی۔ ایس سی کے طلبہ بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔

اسلامیات اختیاری کا نصاب یہ ہے:

(۱) سورۂ محمدؐ۔ الفتح۔ الحجرات (۲) خلفائے راشدین

(ب) اسلامیات انتخابی کا نصاب حسب ذیل دو پرچوں پر مشتمل ہے:

پرچہ اوّل ـــــ (۱) سورۃ النساء ترجمہ و تفسیر (۲) اسلامی نظریۂ حیات

پرچہ دوم ـــــ (۱) مشکوٰۃ شریف (منتخب ابواب) (۲) فقہ۔ قدوری (کتاب الصلوٰۃ) (۳) تاریخ اسلام (اموی اور عباسی دَور) (۴) عربی گرامر۔ معلم عربی حصہ اول۔

نصاب حیدر آباد یونیورسٹی

حیدر آباد یونیورسٹی میں اسلامیات کا ایک پرچہ ہے جس کا نصاب حسب ذیل ہے:

اسلام، اسلام اور مسائل حیات
ارکان اسلام، عقائد اسلام، اسلام کا تصور نیکی اور اس کی مختلف صورتیں
اخلاق اسلامی، اسلام کا نظام سیاست اور نظام اقتصادیات
تہذیب عالم پر اسلام کے اثرات اور اس کے خد و خال
حضور رسول کریمؐ کی حیات طیبہ، اسوۂ حسنہ، اور اخلاق۔

پشاور یونیورسٹی

پشاور یونیورسٹی کا نصاب کم و بیش پنجاب یونیورسٹی کے مطابق ہے۔

نصاب ایم۔ اے اسلامیات

ذیل میں ہم مختلف یونیورسٹیوں کے نصاب ایم۔ اے اسلامیات درج کرتے ہیں۔ مغربی پاکستان میں پنجاب یونیورسٹی کو اولیت کا فخر حاصل ہے۔

پنجاب یونیورسٹی

پنجاب یونیورسٹی میں اسلامیات ایم۔ اے علوم اسلامی کے نام سے متعارف ہے۔ نصاب آٹھ پرچوں پر مشتمل ہے:

پرچہ اول۔ القرآن —— تاریخ تفسیری ادب، اصول تفسیر، تفسیر سورۂ مائدہ سے سورۂ توبہ تک
پرچہ دوم۔ الحدیث —— تاریخ حدیث، اصول حدیث، مشکوٰۃ شریف (تین باب)
پرچہ سوم۔ الفقہ —— تاریخ فقہ، اصول فقہ، ہدایہ (احکام نکاح و طلاق)
پرچہ چہارم۔ تاریخ اسلام —— ظہور اسلام سے سقوط بغداد تک، سقوط بغداد سے دور حاضر تک۔
پرچہ پنجم۔ تقابل ادیان —— فلسفہ مذہب اور تاریخ مذاہب
(ہندومت، بدھ مت، مجوسیت، زرتشتی مذہب، یہودیت، عیسائیت، اسلام)
پرچہ ششم۔ اسلامی تصورات —— معاشی، معاشرتی اور اقتصادی (تعارفی تقابلی مطالعہ)
پرچہ ہفتم۔ اسلام، سائنس اور فلسفہ —— تعارفی تقابلی مطالعہ
پرچہ ہشتم —— مضمون یا مقالہ اور شفاہی امتحان

کراچی یونیورسٹی

کراچی یونیورسٹی میں بھی ایم۔ اے اسلامیات کا نام علوم اسلامی ہے۔ امتحان دو سالوں پر منقسم ہے اور پرچے دس ہیں۔

(الف) سال اوّل

پہلا پرچہ۔ تفسیر قرآن ـــــ سورۃ البقرہ

دوسرا پرچہ۔ حدیث ـــــ اصول حدیث اور تجرید بخاری کے نو باب سُنی طلبہ کے لیے۔ اصول کافی کے دو باب شیعہ طلبہ کے لیے۔

تیسرا پرچہ۔ عربی ـــــ علم بیان، نثر عربی (نہج البلاغہ) نظم عربی (قصیدہ زہیر) عربی میں مختصر مضمون نویسی۔

چوتھا پرچہ ـــــ اسلامی تمدن (یا) تقابل ادیان

پانچواں پرچہ ـــــ اسلام کے اخلاقی اور عمرانی اصول

(ب) سال دوم

پہلا پرچہ۔ تفسیر و اصول تفسیر ـــــ اصول تفسیر۔ تفسیر سورۂ بنی اسرائیل

دوسرا پرچہ ـــــ اصول فقہ

تیسرا پرچہ۔ فقہ ـــــ مسائل نکاح، طلاق، تجارت، مشارکت۔ سود۔ شفعہ۔ وقف۔

چوتھا پرچہ۔ عربی ـــــ نثر۔ نظم۔ قواعد۔ ترجمتین۔

حیدرآباد یونیورسٹی

حیدرآباد یونیورسٹی میں ایم۔ اے اسلامیات کا نام "اسلامک کلچر" ہے اور واقعی اس کا نصاب اسلام کے بنیادی علوم سے زیادہ اسلامی تہذیب و فلسفہ پر ہی مشتمل ہے۔ دو سالہ نصاب کے پرچے مندرجہ ذیل ہیں:

(الف) سالِ اوّل

پہلا پرچہ ـــــ انسان کا سیاسی و تہذیبی ارتقا

دوسرا پرچہ ـــــ مسلمانوں کی تاریخ میں معاشرتی، سیاسی اور تہذیبی تحریکیں

تیسرا پرچہ ـــــ علوم قرآنی اور علوم حدیث کی تاریخ ارتقا

چوتھا پرچہ ـــــ علوم روایتی کی تاریخ ارتقا (فقہ و تاریخ)

(ب) سال دوم

پہلا پرچہ ـــــ فلسفۂ اسلام، علم الکلام اور تصوف کی تاریخ

دوسرا پرچہ ـــــ علوم طبعی کی تاریخ ارتقا (عالم اسلام میں فن تعمیرات اور فنون لطیفہ)

تیسرا پرچہ ـــــ شاہ ولی اللہ دہلوی (غائر مطالعہ)

چوتھا پرچہ ـــــ مضمون (ثقافتِ اسلامی کے کسی عنوان پر)

پشاور یونیورسٹی

ایم۔ اے علوم اسلامی کا نصاب پنجاب یونیورسٹی جیسا ہے۔

نصاب دینیات کی تفصیل پیش کرنے کے بعد میں کچھ ایسی باتوں کا ذکر دینا ضروری سمجھتا ہوں جن پر میرے خیال میں مناسب غور و فکر اور ترمیم و اصلاح ہونی چاہیے۔

پرائمری کلاسز کے پہلے درجہ سے ایم۔ اے کے آخری سال تک اسلامیات کا نصاب آپ نے ملاحظہ فرما لیا ہے۔ غور طلب مسئلہ یہ ہے کہ "اسلامیات" میں اسلام اور اسلام کے بنیادی علوم کس حد تک شامل نصاب ہیں اور کس قدر مسلمانوں کی تاریخ و فلسفہ پر زور دیا گیا ہے۔

اگر اسلامی تعلیمات سے مراد کتاب و سنت ہے (اور پوری ملت کو اس پر اتفاق ہے) نیز اسلام کے بنیادی علوم میں فقہ اور اسلامی تاریخ و فلسفہ کو اولیت کا درجہ حاصل ہے۔ تو دیکھنا یہ ہے کہ ہمارے مروجہ نصاب تعلیم میں ان بنیادی علوم کو کس حد تک اور کس مرحلہ میں عمل دخل ہے۔ ہمیں ان امور کو خالص علمی فنی اور تدریسی نقطۂ نظر سے دیکھنا چاہیے۔ تاکہ جو کمی رہ گئی ہو وہ پوری کی جائے اور یہ نصاب زیادہ مفید ثابت ہو۔

کلام اللہ کے ترجمہ و تفسیر کے لیے پرائمری میں ایک آیت بھی شامل نصاب نہیں۔ اس کے بعد مڈل میں سورۃ فاتحہ۔ سورۃ بقرۃ کی چار آیات اور آخری پارہ کی آخری دس سورتیں شامل ہیں میٹرک کلاسز میں آخری پارہ کا آخری چوتھائی حصہ شامل نصاب ہے۔ گویا سکول کے دس سالہ نصاب میں کلام اللہ کا تھوڑا سا حصہ پڑھایا جاتا ہے۔

لاہور بورڈ کے ایف۔اے میں ایک انتخابی مضمون کے طور پر پہلا پارہ نصاب میں داخل ہے۔ مگر کراچی اور حیدر آباد بورڈ میں یہ بھی نہیں ہے۔

بی۔اے میں سورۃ النساء پڑھائی جاتی ہے۔ کراچی میں اس کی جگہ میٹرک کا نصاب (آخری پارہ کا آخری چوتھائی حصہ) ہی شامل ہے۔ حیدر آباد میں یہ بھی نہیں۔

ایم۔اے اسلامیات میں پنجاب یونیورسٹی میں چار سورتیں۔ کم و بیش اسی قدر پشاور میں۔ کراچی میں صرف ایک سورۃ۔ اور حیدر آباد میں کچھ بھی نہیں۔

پرائمری اور مڈل میں ایک حدیث بھی شامل نصاب نہیں۔ میٹرک میں بیس مختصر حدیثیں لازمی اسلامیات کا حصہ ہیں۔ گویا دس سالہ نصاب میں صرف چند صفحات شامل ہیں۔

ایف۔اے کے نصاب میں اربعین نووی (چالیس احادیث) اور بی۔اے، ایم۔اے کے نصابوں میں مشکوٰۃ شریف یا ریاض الصالحین کے چار ابواب شامل ہیں۔

پرائمری کلاسز سے میٹرک تک صرف وضو۔ نماز۔ روزہ۔ حج اور زکوٰۃ کے ابتدائی مسائل نصاب فقہ کا حصہ ہیں۔ ایف۔اے میں کچھ نہیں۔

بی۔اے کی سطح پر کراچی میں یہی مسائل مکرر ہیں اور پنجاب میں نماز کے مسائل کی تفصیلات ہیں۔ اور ایم۔اے میں نکاح و طلاق کے مسائل نصاب میں شامل ہیں۔

کیا فقہ اسلامی کی حد تک صرف اتنے ہی مسائل کا جاننا کافی ہو سکتا ہے؟

اسلامیات کے نصاب میں غالب حصہ تاریخ اور فلسفہ کا ہے یا اسلام کے متعلقہ اضافی مضامین کا۔ ضرورت ہے کہ ارباب فکر و نظر پورے نصاب پر نظر ثانی کریں تاکہ ہمارا نصاب اسلام اور اسلامی علوم کے فہم کا ذریعہ بنے۔ ماضی کے سنہرے ابواب اور آباؤ اجداد کے کارناموں پر اکتفا کرنا کافی نہیں — اس کے ساتھ ہی ضرورت ہے کہ ہر مضمون اور کتاب کو قرآن و سنت کی روشنی میں مرتب کیا جائے تاکہ کوئی کتاب ہمارے دینی مسلّمات اور اسلامی معتقدات کے منافی نہ ہو۔ وما توفیقنا الا باللہ۔